دل کی بات

نواز کلنٹن مذاکرات اور مشترکہ اعلامیہ

گزشتہ ایک ماہ سے کارگل سیکٹر اور سیاچن میں پیدا شدہ صورت حال کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے بلکہ کشمیر کے نہتے عوام پر بھارت کے مسلسل ظلم و ستم اور انسانی حقوق کی پامالی کا نتیجہ ہے۔ مسئلہ کشمیر کو بھارت نے روزِ اوّل سے الجھائے رکھا اور ۵۲ سال سے کشمیری عوام کے بنیادی حقوق کا استحصال کر رہا ہے۔ اس ضمن میں بھارت پاکستان کے خلاف تین جنگیں لڑ چکا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ کشمیری عوام کی حمایت کی ہے اور ان کے جذبۂ آزادی کو سراہا ہے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ کشمیر کا مسئلہ قادیانیوں نے خراب کیا۔ سر ظفر اللہ قادیانی آنجہانی نے ۱۹۴۷ء باؤنڈری کمیشن میں آل انڈیا مسلم لیگ کی نمائندگی کرتے ہوئے ڈنڈی ماری اور اپنے آقا انگریزوں کا حق نمک ادا کر کے کشمیر کو متنازعہ بنانے کی سازش کی۔ اس کی بڑی وجہ ان کا "اکھنڈ بھارت" کا عقیدہ ہے۔

کشمیری عوام نے اپنے بنیادی حقوق کے حصول کے لئے مسلسل جدوجہد کی اور اب ان کی لہو رنگ تحریک تکمیل کے مراحل میں ہے اور کامیابی کی منزل کشمیریوں کی آنکھوں کے سامنے ہے۔

ان کی قربانیاں رنگ لائیں اور انہوں نے کارگل کی چوٹیوں پر اپنے قدم جما کر استقامت کے علم گاڑ دیئے۔ ادھر سیاچن میں بھارت کے ۳۵ ہزار فوجی محاصرے میں آ گئے اور رسد کے تمام راستے بند ہو گئے۔ بھارت اپنی تاریخ کے بد ترین بحران میں پھنسا اور یہ فتح و قوت پاکستان پر اللہ کی خاص رحمت ہے۔ کشمیری اور پاکستانی قوم میں جو فکری و نظریاتی وحدت اور اخوت و محبت ہے اس نے مجاہدین آزادی کو بڑا حوصلہ دیا ہے اور آزادی کی منزل قریب کر دی ہے۔

کارگل اور سیاچن میں کشیدگی پیدا ہونے کے بعد پاکستان کے وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے بھارت کا دورہ کیا اور بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ سے ناکام مذاکرات کے بعد واپس لوٹے تو نتیجۃً حالات میں مزید شدت آ گئی۔

سرتاج عزیز بھارت کے دورہ سے قبل ایک دن کے لئے چین بھی گئے اور مسئلہ کشمیر پر چین کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ پھر وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف چین کے دورہ پر گئے۔ ان دوروں کا مقصد و اہمیت واضح ہے۔ ہمارے حکمران اس مہم میں کتنے کامیاب ہوئے۔ اس سوال کا جواب نواز، کلنٹن مشترکہ اعلامیہ ہے۔ جی ایٹ ممالک۔ امریکی کانگریس کی خارجہ کمیٹی اور دیگر مغربی ممالک نے بھارتی موقف کی حمایت کی ہے۔ اس سے پاکستان کے بارے میں مغرب کے رجحانات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

حال ہی میں ۴/ جولائی کو وزیر اعظم نواز شریف اچانک امریکہ روانہ ہو گئے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ بل کلنٹن نے دعوت دی ہے۔ حکومت مخالفوں کا کہنا ہے کہ نواز شریف نے خود ملاقات کی درخواست دی

ہے۔ ہمارے حکمرانوں کی ذہنی حالت تو یہ ہے کہ کلنٹن کے ساتھ دن تو دن ملاقات اور ناشتے کی دعوت کو ہی تاریخ کا سب سے بڑا اعزاز قرار دے رہے ہیں۔ ادھر بھارتی وزیراعظم مسٹر واجپائی نے مسٹر کلنٹن کی طرف سے دورۂ امریکہ کی دعوت مسترد کر دی ہے اور اپنے امریکی دورہ کو کشمیر سے مجاہدین کے انخلاء کے ساتھ مشروط کیا ہے۔

۵/ جولائی کو نواز، کلنٹن مذاکرات مکمل ہونے کے بعد جو مشترکہ اعلامیہ جاری ہوا ہے وہ انتہائی مبہم اور خطرناک ہے۔ اہل الرائے کا کہنا ہے کہ مشترکہ اعلامیہ میں جن باتوں کا اظہار کیا گیا ہے وہ بہ ظاہر تو بھلی معلوم ہوتی ہیں لیکن نواز، کلنٹن میں تین گھنٹے کی طویل ملاقات میں جو کچھ طے ہوا ہے وہ مجاہدین کشمیر کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کے مترادف ہے ادھر پاکستان نے مجاہدین کشمیر سے اپیل کر دی ہے کہ وہ جنگ بند کر دیں۔ جبکہ مجاہدین کی تمام تنظیموں نے واشنگٹن اعلامیہ مسترد کر دیا ہے اور یہ موقف اختیار کیا ہے کہ ہم دس سال سے تنہا آزادیٔ کشمیر کی جنگ لڑ رہے ہیں اور پچاس ہزار انسانوں کی قربانی دے چکے ہیں۔ اس لئے کارگل اور دراس سیکٹر میں جن چوکیوں پر ہم نے قبضہ کیا ہے ان سے واپس نہیں ہوں گے۔ یہ مجاہدین کا تنہا کارنامہ ہے اور کسی کا ان پر احسان نہیں ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ میدان میں جیتی ہوئی جنگ ناشتے کی میز پر ہاری گئی ہے۔

مسٹر نواز شریف نے اگر واشنگٹن جا کر مجاہدین سے جہاد بند کرنے کی اپیل ہی کرنی تھی تو یہ کام پاکستان میں بیٹھ کر بھی کیا جا سکتا تھا۔ اصل مسئلہ تو اب مجاہدین کے مستقبل کا ہے۔ پوری دنیا کی نگاہیں مجاہدین پر لگی ہوئی ہیں کہ وہ کیا طرز عمل اور موقف اختیار کرتے ہیں۔ تاہم یہ بات واضح ہے کہ پاکستان نے اگر مجاہدین کو واپسی پر مجبور کیا تو صورت حال مزید سنگین ہو گی اور اس کے نتیجے میں پاکستان پر براہ راست اثرات مرتب ہوں گے اور پاکستان ایک نئے بحران سے دوچار ہو گا۔

۱۹۹۴ء میں مجھے صحافیوں کی ایک جماعت کے ساتھ افغانستان کے دورہ کا اتفاق ہوا تھا۔ ہم نے سابق صدر برہان الدین ربانی اور استاد سیاف سے انٹرویوز بھی کئے۔ تب ایک اہم سرکاری ترجمان سے میں نے سوال کیا تھا کہ: کیا آپ اب کشمیر میں بھی جہاد شروع کریں گے؟ انہوں نے جواباً کہا تھا کہ "ہمارا دماغ خراب نہیں ہے۔ افغانستان کے جہاد کے مقاصد واضح اور متعین ہیں جو خالص اسلامی حکومت کا قیام ہے۔ ہم روس کے خلاف لڑے تو ہمیں پاکستان کا سہارا تھا۔ پاکستان افغانیوں کے لئے پناہ گاہ بنا۔ لیکن کشمیر میں صورت حال یکسر مختلف ہے۔ ہم اگر وہاں جنگ کرتے ہیں تو آگے سے ہمیں بھارت مارے گا اور پیچھے سے پاکستان۔ ہمارے لئے نہ تو واپسی کا راستہ ہو گا اور نہ کوئی پناہ گاہ"۔

آج یہ بات خدانخواستہ درست ہوتی نظر آ رہی ہے اور لگتا ہے کہ واشنگٹن اعلامیہ کو خفیہ طور پر بھارت کی حمایت بھی حاصل ہے۔

پاک، امریکہ مشترکہ اعلامیہ کے حوالے سے بعض خدشات، اندیشے اور خطرات واضح نظر آ رہے ہیں۔